





قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول

نمبر ۴۴ جلد ۱۱ | لودیانہ یکم نومبر ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

شاہ ایران نے امیر کابل سے ہرات کا علاقہ طلب کیا ہی = **عربی** پاشا نے درخواست کی ہی کہ مجکو ہندوستان میں رہائش کی اجازت ملجاوے = **ایوب خان** بخارا کی طرف روانہ ہوگیا ہی = **سلطان** روم نے اپنی سلطنت کے اخبارات کی نسبت سخت قانون جاری کیا ہی = **روس** میں کوشش ہو رہی ہی کہ غیر ملک کا کوئی آدمی روس کی حد کے اندر نوکر ہونے پاوے = **یونان** میں ۱۷- اکتوبر کو زلزلہ سے ایک ہزار آدمی مرگئے اور ۲۰ ہزار آدمی بے گھر ہوگئے = **امریکہ** سے ۱۵ ہزار کارتوس اور بیشمار سامانِ جنگ چین کیطرف روانہ ہوا ہی = **چین** کی فوج اپنی بندرگاہوں سے یورپ کے باشندوں کو نکال رہی ہی = **بمبئی** میں ایک بڑی مچھلی ۱۸ فٹ لمبی اور ۱۲ فٹ موٹی پکڑی گئی ہی = **جاپان** کی سلطنت کا ولیعہد ایک انگریزی جہاز پر ملاحی کا کام کرتا ہی = **مکہ** میں آجکل ہیضہ کا سخت زور ہی اور ۳۵ حاجی روزمرہ مرتے ہیں = **فرانس** کی فوج نے ٹانکین پر حملہ کرنے کا انتظام کیا تھا مگر چین کی فوج نے اُسکا تمام انتظام توڑ ڈالا = **روس** کی فوج متعینہ کوہ قاف میں بہت نہلسٹ گرفتار کیے گئے ہیں = **امریکہ** سے خبر آئی ہی کہ چلی والوں نے صوبہ لاما کو خالی کر دیا ہی = **شملہ** پر برف باری شروع ہوگئی ہی اور دوشنبہ گزشتہ کو ایک زلزلہ آیا تھا = **نیوزیلینڈ** کے ایک حصہ کے دیسی باشندے اب پھر فساد کی علامتیں ظاہر کرنے لگے ہیں = **بمبئی** میں چار روز سے برابر بارش ہو رہی ہی = **لنڈن** سے روزمرہ دیگر اطراف میں دو ہزار دو سو ریلیں روانہ ہوتی ہیں = **اسٹریلیا** سے ۰ ہزار آدمی خانگی کام؟ کلکتہ میں داخل ہونگے = **ایران** کا سفیر امیر کابل کے پاس آیا ہی اور امیر کابل نے اُسکی آمد کی خبر گورنمنٹ ہند کو کر دی ہی = **ملکہ** جاپان نے اپنے وزیر کو حکم دیا ہی کہ بہت جلد ایک فہرست نیک خصلت اور پارسا عورتوں کی تیار کرکے پیش کرو = **پنجاب** کی تمام میونسپل کمیٹیوں کی آمدنی سال حال میں ۲۱ لاکھ روپیہ کی ہوئی ہی = **یورپ** کی تمام سلطنتیں فوجی سامان کی فراہمی میں زور سے مصروف ہیں = **حکم** دیا گیا ہی کہ ناسفورس کی کوئی جنیز ڈاک میں روانہ نہ کیجاویگی = **پنجاب** کمیشن کی مجوزہ اصلاح منظوری کے لیئے ولائت کو روانہ کیگئی ہی = **میسور** اور حیدرآباد کے رزیڈنٹوں پر آجکل الزام لگائے جاتے ہیں = **بدخشان** کے حاکم نے ۱۲ افسر گرفتار کرکے کابل کیطرف روانہ کر دئیے ہیں = **قوم غلزئی** کا ایک افسر جو امیر کابل سے باغی ہوا گورنمنٹ ہند سے امداد کا خواستگار ہوا ہی = **امیر** کابل نے ایک سفیر امیر بخارا کی خدمت میں روانہ کیا ہی = **سالی** کے ساتھ شادی کرنیکی رسم جاپان میں جاری ہوگئی ہی = **تماکو** پینے کا سب سے زیادہ رواج ملک روس میں ہی = **کلکتہ** میں نظام صاحب حیدرآباد کو انکی تاریخ مسند نشینی سے آگاہ کیا جاویگا = **لکھنؤ** میں ۴ نومبر کو فوجی نمائش ہوگی = **روس** میں عورتوں کی دوڑیں کثرت سے وقوع میں آرہی ہیں = **جنگ** چین و فرانس کی سیر دیکھنے کیواسطے شاہ سپین نے ایک جنگی جہاز روانہ کیا ہی = **چین** کی فوجیں تازہ ترین سامانِ جنگ کیواسطے تیار ہو رہی ہیں = **امرتسر** سے گورداسپور تک ۱۹ نومبر کو ریل جاری ہو جاویگی = **پنجاب** یونیورسٹی کے امتحان وکالت شروع دسمبر میں ہونگے = **فرانس** نے شاہ انام کو ایک معزز خطاب عطا کیا ہی = **روس** کے علاقہ دارسا میں فرقہ نہلسٹ کے لوگوں نے پھر فساد شروع کیا ہی = **شملہ** میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک ٹون ہال بنایا جاویگا =

نور افشاں

ـــــــ ناظرین اخبار نور افشاں کو یاد ہوگا کہ ہم نے ہفتہ گزشتہ میں نوٹس دیا تھا کہ جناب بابو رام چندر بوس صاحب ایم۔ اے جو ایک معروف اور مشہور لکچرار ہیں لودیانہ میں آکر کے رو سے لکچر دینا شروع کرینگے چنانچہ بموجب نوٹس زبان انگریزی میں صاحب موصوف نے اتوار گزشتہ کی شام کو مشن سکول ہال میں اپنا پہلا لکچر دیا۔ اکثر صاحبان شہر اور سکولوں کے طالبعلم حاضر تھے۔ صاحب لکچرر بڑے متحمل اور حلیم الطبع ہیں۔ انکی تقریر پر زور ہے۔ خیالات عالی اور تحقیق بلکہ تدقیق پر مبنی ہیں۔ کوئی امر بلا ثبوت پیش نہیں کرتے ہیں۔ ہم ذیل میں اس لکچر کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ امید کہ ناظرین خود بابو صاحب کی صداقت بیانی کا اندازہ کرینگے اور وہ یہہ ہے +

صداقت خدا کی طاقت

یہہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ہم خدا کی طاقت کا ظہور اوپر آسمان پر اور نیچے زمین پر کماحقہ دیکھتے ہیں۔ تمام مخلوقات کی پیدائش بڑھتی اور موت میں اس طاقت کا ظہور اظہر من الشمس ہے لیکن خدا اپنی طاقت کو **بیوسیلہ**۔ بلا وساطت ظاہر نہیں کرتا بلکہ باوسیلہ اور **بوساطت**۔ یہہ وسیلہ یہہ وساطت انتظام موجودات ہیں۔ **قوانین فطرتی** ہیں لا آف نیچر ہیں۔ جسطرح **مٹیریل ورلڈ** میں خدا اپنی طاقت بوسیلہ ظاہر کرتا ہے اسیطرح **مارل ورلڈ** میں بھی بوساطت اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ مارل ورلڈ میں یہہ وسیلہ ٹروتھہ یعنی صداقت ہے یہہ **ٹروتھہ** یہہ **صداقت مسیحی مذہب کہلاتی ہے**۔ اس دعویٰ کے ثبوت ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ تاریخ ان ثبات کی شاہد ہے +

اولاً۔ اس مذہب کی ہستی ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہہ مذہب خدا کی طاقت ہے۔ قریب اُنیس سو برس کے گزرے ہیں کہ اس مذہب کا بانی یسوع مسیح دنیا میں ظاہر ہوا۔ تیس برس گمنامی کی حالت میں رہا پھر اپنے آپ کو ظاہر کر کے سچائی کی منادی کرتا رہا۔ کچھہ مدت کے بعد لوگوں نے اُسکو صلیب دیا اور ظاہرا اس صداقت کی بیخ کنی کی گئی مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس صداقت کا ظہور ہوا اور روز بروز روبافزوں ہوا حتیٰ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں باوجود سخت تکالیف اور سخت رکاوٹوں کے یہودیہ دیس سے ترقی کر دیگر ممالک میں پھیلا اور آج تمام دُنیا میں عروج کرتا جاتا ہے۔ مسیحی مذہب زندہ ہے۔ پس یہہ زندگی یا یوں کہیں کہ اسکی ہستی یا ہونا اسکا خدا کی طاقت ہونا ثابت ہے +

ثانیاً۔ اس مذہب کا دیگر مذاہب سے جنگ کرنا اور انپر بالآخر فتحیابی حاصل کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہہ مذہب یہہ صداقت خدا کی طاقت ہے۔ تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ اس مذہب کو دیگر اولعم کے مذاہب سے کیسے کیسے جنگ کرنے پڑے۔ کیسی کیسی شائستہ اقوام مثل یونان و روم کے مذاہب جو اُنکے ہر ایک سوشل اور پولیٹیکل معاملات میں سرایت کر گئے تھے اور دیگر جدید مذاہب اسکے مقابل میں صف آرا ہوئے۔ مگر نتیجہ ایسا مین الاسس ہے۔ تمام مذاہب یا تو کامل شکست کھاکر مر گئے یا مرتے جاتے ہیں اور یہہ مذہب فتح پر فتح حاصل کر اور تمام دنیا میں پھیل کر اپنی فتح کامل **فتح** کا ثبوت دے رہا ہے۔ یہہ شاید کوئی اعتراض کرے کہ بلدہ مذہب کا بھی تو یہی حال ہے لیکن اُن کا یہہ دعویٰ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ اسلیئے کہ ان دونوں مذہبوں کی ترقی کے اسباب میں صریح ناموافقت ہے بلکہ آسمان وزمین کا فرق ہے۔ بلفعل مسیحی مذہب نے تو **خالص** ہو کر ترقی کی ہے اور بدہ مذہب نے دیگر مذاہب کے اصولوں سے مخلوط ہو کر ترقی کی ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ اگر مسیحی مذہب نے کبھی فتح کا قصر بنایا ہے یا بناویگا تو دیگر مذاہب کے راکھہ و کھنڈرات پر بنایا ہے اور نیز بناویگا۔ مگر بدہ مذہب کا حال عین اسکے برعکس ہے۔ اس مذہب نے اَور مذاہب کی معاونت سے ترقی کی ہے چنانچہ تاریخ دان اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ یہہ مذہب ملک چین میں تو ایک صورت اختیار کیے ہوئے ہے۔ تبت میں دوسری۔ ملک جاپان میں تیسری علیٰ ہذا القیاس اَور ممالک میں +

دوم۔ بدہ مذہب ایشیائی مذہب ہے اور کبھی بھی یہہ مذہب ایشیائی حدود سے باہر نہیں گیا برخلاف اسکے مسیحی مذہب دُنیا کے تمام ممالک میں دگرچہ اسکا شروع بھی ایشیا سے ہوا ہے پھیل رہا ہے +

ثالثاً۔ تمام دنیا کی تاریخ کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قبل از مسیح تمام ممالک کی اقوام **خدا کے علم فرائیض عبودیت** اور اخلاقی خوبیوں میں زمانہ بزمانہ تنزل کرتی رہیں مگر مسیحی مذہب نے اس تنزل کو ترقی میں مبدل کر دیا ہے +

اہل ہند آج اس امر کے شاکی ہیں کہ زمانہ سلف کے ہمارے آبا و اجداد ہماری نسبت زیادہ تر ہمیشہ گیان رکھتے تھے۔ فرائیض عبودیت زیادہ خوبی سے بجالاتے تھے اور اخلاقی خوبیوں میں ہم سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے۔ انکی یہہ شکایت بجا ہے اور جیسا ہند کا حال ہے ویسا ہی دیگر ممالک کا حال تھا اور اب ہے۔ مگر اُن ملکوں میں جہاں مسیحی مذہب نے عروج پایا ہے پایا جاتا ہے حالت دگرگون ہے وہ حالت تنزل سے نکلکر امورات مذکورہ بالا میں ترقی کرتے جاتے ہیں +

اس زوال کی روک میں بہت سے وسائل ترقی اختیار کیے گئے پر مقصد پورا نہ ہوا چنانچہ صاحب لکچرر نے فرمایا کہ میں مانتا ہوں کہ نظم کو یہہ طاقت ہے کہ انسان کے دل پر نقش کرے اُسکے خیالات عالی بنا دے۔ اُسکا دل اخلاق حسنہ کیطرف مائل کرے مگر تمام دنیا کا لٹریچر اس امر کا شاہد ہے کہ دنیا بھر کی نظم انسان کے زوال میں سد راہ نہو سکی بلکہ خود زوال پذیر ہوئی۔ خرابی میں خود مبتلا ہوئی +

یہی حال فلسفی کا ہے۔ اس میں بھی طاقت ہے کہ انسان کو اچھے اخلاق سکھلاوے۔ مگر اس سے بھی کچھہ بن نہ پڑا۔ بہت کچھہ کوشش کی نا کامیاب ہی رہی۔ بلکہ خود انسان کے ساتھہ خراب ہوئی +

حتیٰ کہ خدا کی شریعت بھی اس امر میں قاصر ہے کیونکہ اسکا کام صرف انسان کو اُسکے ناجائز کاموں پر الزام دینا ہے۔ اس زوال کے روک میں بہت کچھہ تدبیریں لڑائیں۔ ترقی کے وسائل

کی آزمائش ہوئی مگر بالسود۔ زوال رہا کیا تنزل نے بڑھا گیا مگر مسیحی مذہب میں وہ طاقت ہو کہ جہاں کہیں یہہ پھیلا بجائے زوال کے خدا کے علم فرائض عبودیت اور اخلاقی خوبیوں میں عروج پیدا ہوا اور بڑھتا جاتا ہو +

رابعًا۔ مسیحی مذہب بنی آدم کی نجات کے لئے کافی طاقت ہو یہہ مذہب یا یوں کہیں کہ اس کے بانی یسوع مسیح میں کامل طاقت ہو کہ ہر فرد بشر کے دلکو پاک کرے۔ یہی مذہب اپنا اثر انسان کے اندرونی حصہ یعنی دل پر کرتا ہو۔ اور یوں ہر ایک دل کو موثر کر کے اور زوال سے نجات بخش کر اور ترقی کے درجہ کو پہونچا کر ہر مجلس کو کہ جس کا یہہ فرد ہو اور ہر ایک قوم کو جو ان مجالس سے مشتمل ہو اور تمام دین کے بندوں کو جو ان قوموں میں منقسم ہیں خدا کا علم و فرائض عبودیت اور اخلاقی خوبیوں کے اعلیٰ درجہ کو پہونچاتا ہو +

پھر صاحب لکچرر نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ آپ لوگوں کو ایسی نجات کی ضرورت ہو لیکن اگر ایسی نجات پوری تسلی اور تشفی کے ساتھ آریہ سماج برھمو سماج ھندو مذھب یا اسلام میں حاصل ہو سکتی ہو تو میں نہیں چاہتا اور نہ کہتا ہوں کہ آپ مسیحی ہو جاویں اور اگر نہیں تو مسیحی ہو +

صاحب لکچرر نے اس قسم کے اور نصیحتانہ فقرات بیان کر کے اپنے لکچر کو ختم کیا۔ سامعین اس عالمانہ لکچر سے نہایت محظوظ اور خوش ہوئے اور صاحب موصوف کو چیرز دئیے۔

آخر میں جناب پادری ویری صاحب پریسیڈنٹ جلسہ نے حاضرین جلسہ سے کہا کہ اگر کوئی صاحب اس مضمون کے متعلق کوئی سوال کیا چاہتا ہو تو صاحب لکچرر جواب دینے کے لئے مستعد ہیں مگر کوئی نہ اُٹھا تھوڑے انتظار کے بعد جلسہ برخواست ہوا +

—— روم کی خبروں سے معلوم ہوا کہ آجکل اس سلطنت میں ڈکیتی کی وارداتیں بکثرت سنی جاتی ہیں سلونیکا کے حاکم کی رہائی کے واسطے ڈاکو ساڑھے چار لاکھ روپیہ طلب کرتے ہیں۔ اڈریانوپل کی ریلوے کے قریب ایک شخص کو ڈاکو گرفتار کر لیگئے۔ اگرچہ اسکی رہائی کے واسطے دو ہزار روپیہ دئیے جاتے ہیں لیکن ڈاکو قبول نہیں کرتے قسطنطنیہ کے اکثر بڑے تاجروں کو ڈاکوں سے گرفتاری کی دھمکی دی ہو سمرنا کے قریب بعض مسافر جو ریل سے اُترے انکو چور پکڑ لیگئے اور اب اُنسے رہائی کے لئے روپیہ طلب کرتے ہیں +

سلطنت روم میں اخبار و نیز بھی زوال آیا چنانچہ ۲۳ اخبار بند ہو گئے اور ۵ کی حالت قریب بند ہونیکے ہو اور اگر بند نہوئے تو بند ہونے سے بدتر ہو۔ ایک افسر جو وزیر سے کم رتبہ نہیں رکھتا ہو اخبارات کی نگرانی پر مقرر ہوا ہو کوئی رسالہ اور کوئی اخبار شائع نہو گا جبتک اسکی نظر سے نگزر جاوے اور شائع کنندہ سارٹیفکٹ حاصل کرے۔ اس انتظام سے کسی اخبار میں کوئی آرٹیکل درج ہو گا جبتک وہ نہ دیکھ لے اور جو آرٹیکل آج چھپا ہو وہ مہینوں میں ترمیم و تنسیخ ہونیکے بعد چھپیگا +

مراسلات

تعلیم

گورنمنٹ عالیہ کی مدت سے تعلیم ہندوستان کی طرف بڑی توجہ رہی ہو۔ لارڈ ڈلہوزی کے عہد حکومت میں جو جو سعی و کوشش اس باب میں ہوئی کہ کیونکر عام لوگ اوسط درجہ کی تعلیم پالیوین اُنسے ہر ایک ذی علم کم و بیش آگاہ ہو گا۔ ہمارے دنوں کے منتظم لارڈ رپن گورنر جنرل نے اسطرف پہلے درجہ کی جو توجہ مبذول فرمائی ہو اُس سے ہر فرد بشر نہیں تو ہر ایک تعلیم یافتہ شخص ضرور واقف ہو گا۔ سچ ہو کہ برٹش گورنمنٹ نے جا بجا مدارس محض اسی ایک غرض سے قایم کر دئے اور ہزاروں روپیہ ماہواری کا خرچ کرتی چلی آئی ہو اور کر بھی رہی ہو لیکن باوجود اس کوشش بلیغ کے کیا سبب ہو کہ جیسا چاہئے ابتک خاطر خواہ ترقی ظہور میں نہیں آئی۔ اسقدر کوشش اور اخراجات پھر اتنی کم ترقی ؟ اس میں کچھ نہ کچھ تو ہو۔ یا تو گورنمنٹ سررشتہ تعلیم ہی کا کچھ قصور ہو یا خود ہم لوگوں میں کچھ نہ کچھ ہو۔ یا اگر اور نہیں تو کوئی نہ کوئی اور ایسے اسباب ہیں جو ترقی کے باعث قومیں پر ہم کو میسّر نہیں۔ یا شاید اسباب ہماری ترقی کے سدراہ اور مانع ہو رہے ہیں۔ غرضکہ اس رکاوٹ اور کمی کا کچھ تو باعث ہو۔ راقم کی غرض ہو کہ اس طرح سے اس سوال کا جواب ناظرین کے گوش گذار کرے جس سے کسی جانب کی شکر رنجی نہو اور تو بھی کوئی ایک وسائل بتا دئے جائیں جن سے ہماری علم کی ترقی ہو سکتی ہو یا تنزل +

قاعدہ کلیہ ہو کہ جب کسی ملک میں دوسرے ملک سے تعلیم آتی ہو تو جب تک کہ خود وہ ملک ہی اُس تعلیم کا خوگرفتہ نہووے وہ بالکل ایک اجنبی شے خیال کیجاتی ہو۔ چند اور صرف چند ترقیات ظہور میں بھی آتی ہیں پر ایسی ترقیات کی نسبت یہہ کہنا کچھ بیجا نہیں کہ وہ بالکل کمزور ہوتی ہیں۔ یہہ بھی دیکھنے میں آیا ہو کہ ہمیشہ غریب غربا ہی پہلے تعلیم کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ذی عزت اور امیر لوگ اکثر اس سے جدا رہتے ہیں۔ گورنمنٹ کے لئے یہہ امر نامناسب اور ناممکن ہو کہ زبردستی لوگوں کو تعلیم دے یا یوں کہو کہ عاید تعلیم کو ایک لازمی امر بنا دے۔ یہہ کوشش بھی ہزارہا کی گئی ہو کہ دوسرے ملکوں سے تعلیم کے مذاق والے لوگ لائے گئے پر اسکا اثر بھی خاطر خواہ کبھی ظہور میں نہ آیا۔ ایسے اشخاص شاہی کچہریوں کو تو زیب و زینت دے سکتے ہیں پر سلطنت کو مہذب نہیں بنا سکتے۔ چنانچہ یہہ امر اظہر من الشمس ہو کہ شاہ روم ٹوٹلی فلاولفس۔ شاہنشاہ اکبر و جمشاہ۔ اور شاہ انگلینڈ الفرڈ اعظم نے اسی باب میں بڑی کوششیں کیں پر تعلیم کو قایم و استوار نکر سکے۔ ایسے اشخاص کی بیرونی شان و شوکت نے تو عوام کے دلپر کچھ نہ کچھ اثر کیا پر اُنکے ایسے خیالات چند روزہ ہی تھے اور دھوپ کے سایہ کی مانند فور اً گذر گئے +

علمی ترقی کے لئے اوّل سب سے ضروری بات یہہ ہو کہ سلطنت یا گورنمنٹ جسکو معلم کہنا نازیبا نہیں ہو خود قایم اور استوار ہو۔ ہر کس و ناکس پر واضح و لایح ہو گا کہ ہر ایک علم و ہنر کے ابتدا اور انجام میں ایک بڑا فاصلہ ہوتا ہو۔ مصور کا کام دیکھو تو سب سے پہلے وہ اپنے کام کا نقشہ اپنے خیال میں باندھتا ہو پھر اُسی نقشہ کو کاغذ پر پنسل سے لکھتا اور رفتہ رفتہ سر تا نقشہ

کر پیٹ کے زانو پاؤں وغیرہ کا عین نقشہ کھینچکر پوری تصویر بنا دیتا ہی۔ ویسا ہی ہر ایک امر کے آغاز میں بہت سی کوششیں کیجاتی ہیں پر اُنکا اثر کیا ہوتا ہی؟ کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ لوکوموٹو (ریلوے انجن) کی دریافت کو دیکھ لو۔ اسکے شروع و تکمیل میں اتنا وقت گذرا کہ اگر وہی سلطنت قائم نہ رہتی تو نا ممکن تھا کہ آجکل کے زود رفتار اور ہوائی باتیں کرنے والے انجن بنجاتے۔

اسی طرح علمی ترقی کے لئے بھی کئی عمریں چاہئیں۔ باپ دادوں بلکہ پڑدادوں کی محنت پر بیٹے پوتے زیادہ کرتے چلے جائیں۔ تب کچھ ہو تو ہو۔ ورنہ شد نہ شد برابر ہی۔ عرب کے تاریخی حالات اس امر کی پوری پوری تشریح کر سکتے ہیں۔ اہل عرب نے علم و ہنر میں کچھ کم ترقی نہ کی تھی پر آجکل بلکہ کئی صدیوں سے اسکا کیا حال ہی؟ اور اسکا سبب صرف یہی ہی کہ اصلی سلطنت جاتی رہی اور حکومت قائم نرہی +

شکر کا مقام ہی کہ جس ہندوستان کی علمی ترقی کا ملکوں ودیاروں میں شہرہ ہوا تھا اور جو کہ بعد ازاں بالکل ورطہ جہالت میں گرفتار ہوگیا تھا وہی ہندوستان آج ایک ایسی سلطنت کے زیر حکم ہی کہ جسنے تعلیم و تعلم کے لئے بڑی بڑی کوششیں کیں اور کرتی چلی جاتی ہی۔ ای ہند کے لوگو ذرہ ان عمدہ موقعوں پر سوچو اور اُنکا درست استعمال کرو۔ تم کو سب وسایل ملے ہوئے ہیں۔ اور جس سلطنت کے زیر تم ہو وہ بھی قائم و استوار ہی۔ کچھ پڑھ لو کچھ سیکھ لو +

علمی ترقی کے لئے دوسری ضروری بات یہہ ہی کہ تعلیم لازمی نہیں بلکہ اختیاری بات قرار دیجائے۔ جو امر مجبور ہو کر کیا جائے وہ صرف چند روزہ ہوتا ہی۔ نیچرسٹ بیان کرتے ہیں کہ اپنی اصلی حالت میں ہاتھی باہم ملکر اور شہر بنا کر رہتے ہیں۔ اور اُوت بلاؤ سب سے عمدہ گھر بناتا ہی پر جہاں انسان نے اُنپر جبر و ظلم کرنا شروع کیا یہہ بیچارے اپنے باہمی اتفاق اور کاریگری کو چھوڑ کر بچاؤ کی خاطر اِدھر اُدھر بھاگ نکلتے ہیں۔ علمی ترقی رعایا کی آسودگی اور آزادگی پر موقوف ہی۔ اگر رعایا مرفہ الحال اور آزاد ہو تو اُس کی توجہ بھی علم کی طرف ہو سکتی ہی ورنہ اگر بیچارے

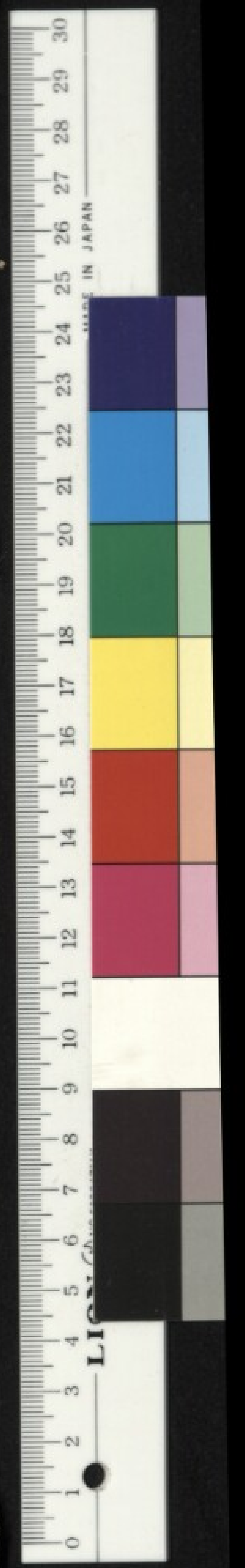
گو اپنی اپنی پڑی رہتی ہی۔ علم کہاں سے اور کیونکر سیکھیں ہندوستان کو یہہ بات بھی میسر ہی۔ رعایا کم و بیش آسودہ اور آزاد ہی۔ گو اسکی پوری آزادی اور آسودگی میں بہت کچھ بحث کی گئی ہی +

پھر بڑی علمی ترقی کے لئے تیسری ضروری بات یہہ ہی کہ ملک بھی معتدل اور خوشی بخش ہو۔ زمین ایسی ہو جس سے باشندوں کی حوائج و ضروریات بالکل رفع ہو جائیں۔ ایک مشہور عالم کا قول ہی کہ ملک نہ بہت گرم ہو نہ سرد۔ کیونکہ گرم ملکوں میں طبائع سستی اور کاہلی کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور سرد ملکوں میں خشکی ترقی کی مانع ہوتی ہی۔ یہہ بات بھی ہندوستان کو میسر ہی۔ زرخیزی میں ہندوستان کی زمین کا شاید ہی کوئی اور ملک ثانی ہو تو ہو۔ غرضکہ جو جو وسایل ایک زمانہ میں ملک یونان اور روم کو میسر تھے وہ سب کے سب ہندوستان کو بھی آجکل میسر ہیں پھر کیا سبب ہی کہ ہمارے ملک میں افلاطون۔ اور سقراط و بقراط نظر نہیں آتے۔ اسمیں کچھ تو بھید ہی +

ہمارے ملک میں اول سب سے بُرا خیال جو کہ کسی نہ کسی طرح پیدا ہو گیا یہہ ہی کہ علم کو محض علم ہی کی خاطر کوئی پڑھتا ہی نہ پڑھاتا۔ کم سے کم فیصدی ننانوے ایسے طالب علم ہونگے جنہوں نے علم کو محض اس خیال سے شروع کیا ہی کہ کچھ پڑھ لکھکر ذی عزت و ذی رتبہ نوکری پر سرفراز ہو جاینگے نوکر ہو کر خوب روپیہ جمع کرینگے لوگ ہم کو سلام کیا کرینگے اور جب آخر الامر آرام سے زندگی بسر کرینگے اسباب مہیا کرکے کسی گوشہ میں بیٹھ جاینگے۔ یہہ تو ظاہر ہی کہ ایسا حال ہر ایک کا نہیں ہوتا نہ ہو سکتا ہی۔ پس جب کوئی شخص ناکامیاب ہو جاتا ہی تو اپنے دل میں خواہ نخواہ وہی خیالات علم کی نسبت رکھکے دوسروں کو بھی ترغیب دیتا ہی کہ تعلیم و تعلم سے کچھ فائدہ نہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو لازم ہی کہ جہاں تک ہو سکے ایسے خیالات کو لوگوں کے دلوں سے نکال کے علم کی اصلی اور اول غرض سے آگاہ کیا کریں +

ایک اور بڑا سبب یہہ ہی کہ دولتمند لوگ علم کو ایک غریب سی اور غریب لوگ ایک امیر سی شے خیال کرتے ہیں۔ امیر او صاحب ثروت لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ ہمارے بال بچوں کے علم پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا اگر پڑھیگے وہ چار روپیہ روز کما دیں تو بن پڑھے صرف اپنا کام کرنے سے آٹھ کما سکتے ہیں۔ اِدھر امیروں کا تو یہہ حال ہی اُدھر غریب غربا خیال کرتے ہیں کہ ہم لوگ تعلیم کے اخراجات وغیرہ کہاں سے لائیں ہم کو تو اپنے اخراجات دنیا مشکل ہی کیونکر اور اخراجات اپنے ذمہ لیویں۔ علاوہ ازیں خبر نہیں کہ پڑھکر ہمارے لڑکے دو پیسے کے سر گلیں یا نگلیں بہتر تو یہی ہی کہ اب ہی سے وہ چار کوڑی کے سر ہو جائیں تو ہمکو بھی سہارا ہو جاینگا اور وہ بھی اپنا خرچ نکال لینگے۔ رہے متوسط درجہ کے لوگ۔ وہ کوئی تو امیرانہ اور کوئی غریبانہ خیال رکھکے علم سے جدا رہتے ہیں باقی ساتی جو پڑھنے بھی بیٹھے تو چڑیا کے انڈوں کی مانند کوئی ہی انجام تک پہونچے۔ کوئی ادھورے رہے تو نیم ملا بن گئے کئی ایک تو یہہ کہتے ہی کہتے رہ گئے۔ شعر قسمت کو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہی کمند۔ دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا۔ اس حال میں بھی مناسب یہہ ہی کہ جہانتک ہو سکے ان علمی ترقی کے مانع خیالوں کو لوگوں کے دلوں سے نکال دینے کی کوشش بہت فائدہ دیسکتی ہو ہمکو معلوم ہی کہ ایک ذی علم یورپین نے آغاز تعلیم و تلقین پنجاب عالی ذات برہمنوں کو بلا کے کہا کہ تم اپنے لڑکوں کو علم سکھلاؤ۔ پر کسی نے نمانا۔ ویسا ہی ایک اور شخص سے منقول ہی کہ ایک امیر نے اسے یہہ صاف جواب دیا کہ ہم پڑھا کے کیا لینگے۔ ہمکو اپنے ہی کام میں پڑھے لکھے ہوؤں سے زیادہ حاصل ہو رہتا ہی۔ لازم ہی کہ علوم و فنون کے ذاتی وخصایص ایسے لوگوں کے ذہن نشین کئے جائیں +

ایک اور اور بڑی ضروری بات یہہ ہی کہ تعلیم نسوان میں بڑی سرگرمی اور کوشش کیجائے۔ جہل بات یوں ہی کہ میرے خیال میں علمی کی ترقی کی مانع اس سے بڑھکے اور کوئی بات امر نہیں ہی کہ تعلیم عورات نہو۔ لوگوں کو مناسب ہی کہ اپنی مستورات کو علم سکھایا کریں۔ لڑکیوں سے شروع کرکے دیکھ لو۔ حال کی لڑکیاں آئندہ زمانہ مائیں ہونگی اور اُن سے جو لڑکیاں پیدا





ہونگے۔ اگر وہ خود علمی مذاق رکھتی ہوں تو بال بچے خواہ مخواہ ویسا ہی مذاق لیکر دُنیا میں آئینگے۔ مثل مشہور ہے کہ آدمی مدرسوں میں اُس سے آدھا بھی نہیں سیکھتا جتنا کہ گھر میں اپنی ماں سے سیکھتا ہے اگر ماں جاہل ہے تو جہالت کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں جن سے تمام عمر چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکتا۔ پر اگر ماں ہی تعلیم یافتہ ہو تو لڑکے خود بخود تعلیم کے شائق اور علم دوست پیدا ہونگے ✣

لوگوں نے اِس بات میں بڑی کوشش کی۔ وقتاً فوقتاً مضمون بھی شائع ہوتے رہے پر بڑی حیف کی بات ہے کہ ابتک صاحب علم و ثروت نے اِسطرف بہت ہی کم توجہ مبذول فرمائی اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ بڑی سرگرمی اور زور سے مجالس میں کھڑے ہو کر تعلیم نسوان پر مضمون اور لکچر دیتے ہیں پر اگر اُنکی مستورات کیطرف خیال کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ اُن کے مضامین خواہ اُردو خواہ انگریزی کیسا ہی اثر کیوں نہ کریں اُن کے گھر میں تو ذرا بھی اثر معلوم نہیں ہوتا۔ عام جلسوں میں کچھ اور گھروں میں کچھ اور ہم ایسے صاحبوں سے باادب ملتمس ہیں کہ وہ اِس مسئلہ کو یاد رکھیں کہ دوسروں کو سکھانا تو بڑا مفید ہے پر خود اُس پر عمل کرنا اور بھی بڑھکے ہے کہ عقلی طور پر کسی امر کی تعلیم سے استعمالی تعلیم زیادہ مفید ہوتی ہے ایسوں کو چاہیئے کہ خود عمدہ نمونہ دکھا دیں اور پھر دیکھ لینگے کہ کیا کچھ اثر ہوتا ہے علاوہ کتابوں کی تصنیف بھی اِس امر کو بہت ترقی دیسکتی ہے۔ خصوصاً نمونہ حال کے مہذبانہ خیالات کے شعر اشعار کا بنانا نہایت ہی مفید ہوگا۔ شاعروں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اب ہمارے ہاتھوں سے وہ زمانہ دور نکل گیا ہے جس میں کہ اپنیائی نزاکت اور صفت کچھ قدر و قیمت رکھتی ہے اب کمر کی تشبیہ بال سے دیکر اور اُسکی تعریف میں اُسی بال سے بھی زیادہ باریک بنانا کچھ دانائی کی بات نہیں تصور کیجاتی ہے۔ اب ایسے مضامین کو چھوڑکر نیچر کو اُسی کے قانون کے موافق اور اُسکی ذاتی صفات کے مطابق ہی بیان اور تعریف کرنا مفید ہے اب شاعرانہ لن ترانیوں کا دور دورہ نہیں رہا۔ اب لوگوں کے مذاق بھی بدل گئے۔ اگر وہ اب بھی [illegible] کہ عام دخاص کا فائدہ منظور ہو کر ہمارے کہے پر عمل کریں ضرور ہے۔ فقیر محمد حنیف مچی

شراب خانۂ خراب

منجانب اڈیٹر صاحب ولی پنچ لاہور

جو ۲۵ اکتوبر کو مشن سکول ہال میں خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب نے پڑھکر سُنایا

شراب خانۂ خراب ہمارے ملک کی حالت ایسی افسوس کے قابل ہے کہ ہم دیکھکر حیران ہو رہے ہیں۔ ہم نہیں بوجھتے کہ ہم تیت ہماری کیا حالت ہے اور آئندہ ہمارا کیا انجام ہوگا۔ ہم اپنے عزیز و اقارب احباب ہموطنوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے عیش و عشرت آرام مسرت صحت کے سامان شراب نوشی سے بڑھکر اور کوئی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ تھوڑی سی باریک بینی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارا خیال ہے وہ محض لغو بے بنیاد و بیہودہ ہے۔ اگر غور سے خیال کیا جائے تو اِس خانۂ خراب سے بڑھکر کوئی مضرت رساں چیز دنیا بھر میں اِس کے برابر نہیں ہے۔ بھائیو شراب صحت کے لیئے کوئی دوا نہیں۔ بلکہ صحت کے لیئے زہر ہلاہل سم قاتل۔ شراب عیش و آرام کے لیئے کوئی فرحت بخش چیز نہیں بلکہ ہزاراں مہلک امراض پیدا کرنے والی ہے یہ وہ اژدر ہے کہ اِسکے کاٹے کا کوئی منتر نہیں۔ اِس کے بیمار کا کوئی علاج ہی نہیں۔ اِسیر فریفتہ و شیدا ہونا ایسا ہے کہ جیسے اپنے آپ کو کنوئیں میں گرانا۔ یا اپنی اجل کا آپ خواستگار ہونا۔ پھر آپ کا اِسیر فدا اور اِس سے مغلوب ہونا سخت غضب ہے۔ آپ شاہان سلف کی حالت کیوں بھول گئے کیا آپ تواریخ کا مطالعہ نہیں کرتے دیکھو روم کے ایک نوجوان بادشاہ کی حالت زار کہ وہ اپنی ننھی سی عمر میں کس بیکسی اور بیجا سے کہ ۲۴ سال کی عمر میں سفید بال ہو کر نوجوان مرگ سے جاں بحق تسلیم ہوا۔ اُسکے سفید بال اسی موذی کی استعمال کا باعث تھے گویا وہ پیر شتاد سالہ معلوم ہوتا تھا۔ یا دیکھو لنڈن کے ایک مشہور شہزادہ کا فسانہ کہ اِس نامراد خانہ برباد کی استعمال نے اُس کے ساتھ کیا کیا سلوک کیئے۔ جب یہ صریح واقعات انکے سامنے نظیراً موجود ہیں تو کتنی بڑی افسوس کی بات ہے کہ آپ باوجود واقف ہونیکے اِسکے عاشق ہو کر اپنی آئندہ ترقی اور نسل کی ترقی کے لئے ہو رہے ہیں۔ بھائیو شراب کو جستی چالاکی تیزی ذہانت کا آلہ قرار دینا سخت غلطی میں مبتلا ہونا ہے۔ اگر آپ ذرا غور فرماویں تو آپ کو اِسکی بخوبی اصلیت ظاہر ہو جاوے ✣

شراب پینے سے دوران خون زیادہ ہوتا ہے جس سے بعینہٖ وہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک انجن فی گھنٹہ ۳۰ میل چلتا ہے اگر اُس کو ۴۰ میل فی گھنٹہ چلایا جاوے تو ضرور ہے کہ وہ اپنی بیجا تیزی سے شکستہ ہو کر نقصان پہونچاوے۔ ایسا ہی انسان کا جسم ایک انجن کی شکل ہے اگر اُسکو اعتدال سے بڑھکر بیجا اشیاء کی استعمال سے بیجا طور پر چلایا جاوے تو ضرور ہے کہ اِسکی صحت میں خلل انداز ہو لیس اِس کو صحت کا باعث سمجھنا غلطی کا آپ قائل ہوا ہو دوسرا یہ کہ انسان کیحالت کبھی مستقل نہیں رہتی جس کے ثبوت میں زمانہ کی تواریخ کیطرف نگاہ کرنے سے مختلف اقوام کی ترقی و تنزل کا ایک بھاری سلسلہ نظر آتا ہے۔ جو قوم جس حالت میں بڑی انکو پایہ کمال کو پہونچانا اپنا ضروری فرض سمجھتا ہے۔ لیس جو شخص آج تولہ بھر شراب پیتا ہے تو وہ فطرۃً کل دو تولہ اور پرسوں تین ترقی کر کے ایک یا دو بوتل تک نوبت پہونچائیگا جس کا انجام سوائے نوجوان مرگ یا دین دنیا سے مردود قرار پائینگے اور کچھ نہیں ✣

حسرت کا مقام ہے کہ یہ خانۂ خراب باوجود ممانعت ہر مذہب و ملت کے پھر ایک محفل کا زیور و زینت ہے۔ مگر غور کریسے نہایت اپنے ہی دست و بازوؤں کی بے اعتدالیوں پر ہاتھ ملنے پر پاتے ہیں۔ بھائیو اگر آپ صاحبان ذرا تعمق کی نگاہ سے غور فرماویں تو اِسکے نقصانات اِسکے فوائد کے مقابل بہت زیادہ ہیں۔ اِسکی استعمال سے جملہ امراض کو اپنے آپ میں لینا ہے گویا اِسکو اُم الامراض کہہ دینا کوئی ناواجب امر نہیں ✣

کاش ہمارے معزز نوجوان ہموطن ذرا سی توجہ فرماکر اِسکے دقیقہ میں سعی بلیغ کر کے اِس سے اجتناب فرماویں تو ہمیں ہمارے ملک کی بہبودی کی پوری اُمید ہو سکتی ہے آئندہ اختیار ✣

سمجھا دیے تھا جس ہر و کار

اب مانو نہ مانو تم ہو مختار

اخبارات برقی

قسطنطنیہ ۲۰۔ اکتوبر۔ خبر آئی ہے کہ اناطولی میں زلزلہ کے باعث جو اموات وقوع میں آئیں اُنکے بیان میں بڑا مبالغہ کیا گیا۔ اب یہہ تعداد صرف دو سو بیان کیگئی ہے +

لنڈن ۱۹۔ اکتوبر کانگرس فرقہ لبرل کے ایک جلسہ میں بمقام لیڈز یہہ رزولیوشن پاس ہوا کہ آیندہ اجلاس میں سب سے پہلے مسودہ حقوق اڈیٹی پیش کرنا چاہیئے +

ہانگ کانگ ۱۸۔ اکتوبر۔ چینی حکام تیاریاں کر رہے ہیں کہ بندر کانٹن کا محاصرہ کر لیں۔ قلعہ میں سامان رسد مہیا کیا گیا ہے اور چینی افواج وامپوا لنگرگاہ بندر مذکور پر اُتر آئی ہیں +

شملہ ۱۹۔ اکتوبر۔ ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف اور انکی پارٹی آج صبح یہاں سے روانہ ہوئی +

پیرس ۱۹۔ اکتوبر۔ آج اخبارات فرانس مسٹر شاپادری کو مجوزہ معاوضہ نقصان کے دینے کے مخالف ہیں اور اسکے دعوی معاوضہ کو ٹھٹھے میں اُڑاتے ہیں +

لنڈن ۲۱۔ اکتوبر۔ سر ایلیون وُڈ صاحب کل مصر کیطرف روانہ ہوئے +

مڈیگاسکر سے خبر آئی ہے کہ نامہ و پیام بند ہے اور باہمی امان کا تصفیہ ہوتا نظر نہیں آتا بلکہ اندیشہ ہے کہ شاید از سر نو محاصرہ ہو جائے۔ تماٹان سے کوچ ہو رہا ہے +

لنڈن ۲۲۔ اکتوبر۔ جنوبی امریکہ سے خبر آئی ہے کہ چیلی اور پیرو کے درمیان ایک مکمل صلحنامہ ہوا ہے اور اہل چیلی لیما اور کلاؤ کو خالی کرنیکی تیاریاں کر رہے ہیں +

قاہرہ ۲۱۔ اکتوبر۔ انتظام حفظان صحت میں یہاں تغیر و تبدل ہونیکی امید ہے۔ قومی جلسہ حفظان صحت بالکل توڑ دیا جاویگا +

بمبئی ۲۴۔ اکتوبر۔ گورنمنٹ گزٹ میں مشتہر ہوا ہے کہ مسٹر وُڈ سابق چیرمین چیمبر اوف کومرس بمبئی لگرمیشن کمیٹی کے پریزیڈنٹ مسٹر متھاریرن کی جگہ جنہوں نے مسٹر کرافٹ سی۔ ایس کی ہمدردی ظاہر کرنیکے سبب استعفا دیا تھا پریزیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر گرینٹ صاحب کلکٹر بمبئی خاندیشگاہ کیواسطے پریسیڈنسی کے خاص کمشنر مقرر ہوئے ہیں اور مسٹر گارڈن سکرٹری کمیٹی نے اپنا استعفا واپس لے لیا ہے +

لنڈن ۲۴۔ اکتوبر۔ سر پیٹرک گرانٹ فیلڈ مارشل مقرر ہوئے ہیں +

کیوبک ۲۳۔ اکتوبر۔ آج یہاں مارکوئیس اوف لنڈزڈون گورنر جنرل کینڈا پہونچ گئے +

نیویارک ۲۳۔ اکتوبر۔ جنوبی امریکہ کی خبروں سے واضح ہوا کہ چیلی کے باشندوں نے لیما کو خالی کر دیا ہے +

لنڈن ۲۵۔ اکتوبر۔ سرکاری طور پر مشتہر ہوا ہے کہ مہاراج محروسہ سٹی دا یو برٹش ریذیڈنٹ کا مہمان ہے +

ارل آف ڈربی نے جو نو آبادیوں کے سکرٹری اوف سٹیٹ ہیں کمپنی کے آباد کنندہ منتظمونکو مراسلے لکھے ہیں کہ نیو گنی کو آباد کرنیکی تجویز موقوف کیجاوے۔ صاحب ممدوح کہتے ہیں کہ اگر آپ تجویز کے قایم رکھنے میں وہ اصرار کرینگے تو بجز انکا اہل کی فوج کو وہانکے باشندوں کی حفاظت کرنے کیواسطے حکم دیا جاویگا +

ڈاکٹر ہنٹر نے ایک طویل مضمون اخبار ٹائمز میں البرٹ بل کی حمایت میں مشتہر کرایا ہے جس میں بڑی دلیل یہہ ظاہر کیگئی ہے کہ کمپنی سے ہندوستان کو لیتے وقت حضور ملکہ معظمہ نے جو پالسی مشتہر کی تھی یہہ اُسی کا نتیجہ ہے اور اس بل کا پاس ہونا ایک ضروری امر ہے +

اخبار گولاس میں جو پیرس میں سفارت سپین کا دوستدار ہے شہنشاہ ولیم کا مندرجہ ذیل ٹیلیگرام کنگ الفنسو کی جانب مشتہر ہوا ہے +

"پیرس میں جو آپکی ہتک عزت ہوئی میں اُس کا نہایت افسوس کرتا ہوں میں اس سے خوب واقف ہوں کہ آپکی ہتک سے اہل پیرس کا منشا یہہ تھا کہ میری ہتک عزت ہو +"

سلطان کو یقین ہو گیا ہے کہ کوپن ہیگن میں زار روس اور مسٹر گلیڈسٹون وزیر اعظم انگلنڈ کے درمیان ٹرکی کے برخلاف مشورہ ہوا ہے

ایک روسی کشتی بحیرہ باسفورس سے بحیرہ اسود کو گذر رہی جسپر تار پیڈو لدے ہوئے تھے +

بمبئی ۲۵۔ اکتوبر۔ جو انگریزی اخبارات اُس ہفتہ کی بابت آئے جو ۵۔ اکتوبر کو ختم ہوا اُن میں مندرجہ ذیل خبریں مندرج ہیں +

اس ہفتہ کے واقعات میں سب سے بڑا واقعہ یہہ ہے کہ ۲۹ ستمبر کو پیرس میں بادشاہ الفانسو کی نسبت پیرس کی عام رعایا بے ادبی کے ساتھ پیش آئی۔ بادشاہ ممدوح کے پہونچنے سے کچھ دن پہلے بازاروں میں اس قسم کے پرچے فروخت کئے جاتے تھے جن میں بادشاہ موصوف کی نسبت اس وجہ سے یولن بادشاہ ہونے کا الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے ایک یولن رجمنٹ کی کرنیلی قبول کر لی تھی جس وقت بادشاہ ممدوح پریزیڈنٹ گریوی کے ساتھ جو اُن کے استقبال کیواسطے گئے تھے اول مرتبہ اسٹیشن پر نمودار ہوئے تو انبوہ خلائق نے آواز بلند پکار کر کہا کہ بادشاہ الفانسو کو ذلت نصیب ہو اور فرقہ یولن کو ذلت نصیب ہو گورنمنٹ فرانس نے خوش قسمتی سے فوج کیورسیر کے دو اسکوئیڈرن تعین کئے تھے اور اُس فوج کے درمیان بادشاہ الفانسو اپنا گھوڑا دوڑا کر دفتر سفارت سپین کو چلے گئے لیکن قریب ایک میل کے فاصلہ تک لوگ اُن کے پیچھے شور و غل مچاتے اور انکو لعنت ملامت کرتے رہے۔ سفارت میں ایک گھنٹہ قیام کر کے شاہ ممدوح صاحب پریزیڈنٹ کی ملاقات کیواسطے تشریف لیگئے لیکن اس مرتبہ کوئی جلوس ہمراہ نہ تھا۔ انبوہ خلائق نے گھوڑوں کے سروں پر ڈنگے لگائے اور اُن کی گاڑی کیطرف پتھر پھینکے گئے۔ لوگوں نے انکو گھیر لیا اور رستہ میں چند مقامات پر انکی طرف اشارات ناشایستہ کئے بلکہ بعض بدمعاشوں نے اُن کے چہرہ کیطرف گھونسے اُٹھائے۔ پریزیڈنٹ گریوی دوسرے دن معافی چاہنے کیواسطے بادشاہ سپین کی خدمت میں گئے اور عوام الناس کے طریقہ کی نسبت انہوں نے معافی چاہی۔ بادشاہ ممدوح نے نہایت متانت اور ضبط کے ساتھ عمل کیا اور پریزیڈنٹ کے ساتھ طعام تناول کرنے کی دعوت قبول کی گر دوسرے دن صبح کو پیرس سے چلے گئے۔ اس ہنگامہ کے

باعث سے تمام یورپ کے پولیٹیکل مجمعوں میں نہایت تہلکہ پیدا ہوا ہی۔ یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ شہنشاہ جرمنی نے مندرجہ ذیل پیغام تار برقی بادشاہ اسپین کے نام بھیجا ہی "مجھکو اُس گستاخی پر نہایت افسوس ہی جو آپ کے ساتھہ کیگئی لیکن میں اس بات سے خوب واقف ہوں کہ وہ گستاخی بہ نسبت آپ کے زیادہ تر میری نسبت تھی" +

انگلستان میں فرقہ کنسرویٹو کی طرف سے پولیٹیکل معاملات میں کسیقدر زیادہ مستعدی ظاہر کیگئی ہی۔ سر اسٹیفورڈ نارتھ کوٹ اپنے وعدہ کے بموجب شمالی آئرلینڈ کو جاتے ہیں چہار شنبہ گزشتہ کو مقام بیل فاسٹ میں کونٹی ڈون کنسرویٹو ایسوسی ایشین کے جلسہ میں شریک ہوئے اور اُسکے بعد السٹر کے کانسٹیٹیوشنل کلب کو حسب ضابطہ کھولا جہانکہ مختلف لوکل کنسرویٹو سوسائیٹیوں کی طرف سے بہت سی ایڈریسین صاحب ممدوح کی خدمت میں پیش کیگئیں۔ اُن کا کسیقدر مفصل جواب دیتے وقت صاحب ممدوح نے یہہ دعویٰ کیا کہ فرقہ کنسرویٹو سچی نیشنل پارٹی کے لقب کا مستحق ہی اور اِس معزز لقب کی نسبت اُن تہلکہ پیدا کرنیوالونکے حق کو تسلیم نہیں کیا جو سلطنت کے منتشر ہونیکے خواستگار ہیں رائیٹ آنریبل سپیرونٹ ممدوح نے پھر ایک دعوت میں گفتگو کی جو السٹر ہال بیل فاسٹ میں اُنکی خاطر دیگئی تھی اور اُن کی مدارات نہایت گرمجوشی کے ساتھہ کیگئی +

سوشل سائینس کانگریس ۳ ماہ حال کو مقام ہڈرسفیلڈ میں کھولی گئی اور سر رچرڈ ٹیمپل پریزیڈنٹ نے اِس مضمون کی نسبت گفتگو فرمائی کہ غیر ملکوں میں انگریزی سلطنت کی نسبت سوشل سائینس کا عملدرآمد کیا جاوے +

مسٹر بریڈلا نے اِس خبر کو غلط بیان کیا ہی کہ وہ پارلیمنٹ میں اپنی نشست کے حاصل کرنیکے واسطے زبردستی کا برتاؤ کرینگے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اُنکی کارروائی قانونی عدالتوں کے اُس فیصلہ پر جو نومبر میں ہونیوالا ہی منحصر ہوگی +

پرنس آف ویلز نے بذریعہ تار برقی کے اپنی رضامندی بہ نسبت اس امر کے ظاہر فرمائی ہی کہ پچھلیونکی نمائش گاہ ۳۱۔ اکتوبر کو بند کردیجاوے +

لنڈن ۲۵۔ اکتوبر۔ اخبار ڈیلی نیوز نے آج ایک آرٹیکل میں یہہ بیان کیا ہی کہ مجلس کیفیت کے ایک جلسہ میں جو کل منعقد ہوا گورنمنٹ فرانس کی اس تجویز کی نسبت کہ وہ ایک ہزار پونڈ مسٹر شا کو دینا چاہتی ہی اور اُنکی قید کی نسبت مناسب طور پر معافی مانگنے کی بحث کیگئی اور وہ منظور کیگئی +

پیرس ۲۵۔ اکتوبر۔ آج مجلس مبعوثان میں فرقہ ریڈیکل کے لوگوں نے ایک تحریک کے پیش کرنے کی اطلاع دی جس میں گورنمنٹ کی پالسی متعلقہ ٹانکوئین پر اعتراض کیا جاویگا +

اسکندریہ ۲۵۔ اکتوبر۔ ہیضہ یہاں پھر نمودار ہوتا جاتا ہی اور پچھلے ایک یا دو دن میں نو موت ہوئی ہیں جن میں سے اکثر یورپین تھے +

بمبئی ۲۶۔ اکتوبر۔ سر ایولین بیرنگ نے بذریعہ تار برقی کے گورنمنٹ بمبئی کے نام یہہ خبر بھیجی ہی کہ بورڈ آف ہلیتھ نے چند شخصوں کی کثرت رائے سے یہہ فیصلہ کیا ہی کہ جو جہاز بمبئی سے آوینگے اُنپر کوارنٹائین موقوف نہ کیا جاوے۔ انگریزی ڈیلی گیٹ نے یہہ عذر کیا کہ پچھلے تمام ہفتہ میں بمبئی میں ہیضہ سے صرف ایک موت وقوع میں آئی ہی +

ایک عام جلسہ میں جو کل منعقد ہوا یہہ بات قرار پائی کہ ڈیوک اور ڈچس آف کنٹ کی مناسب طور پر تعظیم و تکریم کرنیکے لیئے عام طور پر چندہ کیا جاوے۔ ایک کارپرداز کمیٹی انتظامات کی تکمیل اور اِس بات کی تجویز کرنے کیواسطے مقرر کیگئی کہ یہہ ویلکم کس صورت سے ہونی چاہیئے۔ غالب ہی کہ ایک بڑا میلہ جمع ہوگا اور قلعہ اور ہندوستانی شہر میں روشنی کیجاویگی اور آتشبازی چھوڑی جاویگی +

جو موسم آجکل گزر رہا ہی اُسکے باعث سے لوگوں کو نہایت تعجب اور اندیشہ ہی پنجشنبہ کی صبح سے برابر زور شور سے بارش ہو رہی ہی اور تار برقی اور پیرو کے مقامات آئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ غیر معمولی بارش خاندیس اور برار میں علی العموم ہوئی ہی اِس مضمون کی رپورٹ آئی ہی کہ اس کے باعث سے روئی کی فصل کو اور نیز جنگلی بیج کی فصل کو نہایت نقصان پہونچا ہی یہہ غیر معمولی موسم ایک چھوٹے سے طوفان سے منسوب کیا جاتا ہی جو بمبئی کی مغرب کیطرف پیدا ہوا ہی اور شمال اور مغرب کیطرف پھیلتا جاتا ہی اب تک بزور شور سے بارش ہو رہی ہی اور اُس کے بند ہونیکی بظاہر کم توقع معلوم ہوتی ہی +

پنجاب کے موسم اور فصل کی سرکاری رپورٹوں کے خلاصہ میں بیان کیا گیا ہی کہ عوام کی تندرستی اور فصل کے آثار علی العموم عمدہ ہیں گو بعض اضلاع میں بارش کی اب بھی نہایت ضرورت ہی۔ اضلاع رپورٹوں کے دیکھنے سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ جن ضلعوں میں بارش کی نہایت ضرورت ہی وہ دہلی۔ رہتک حصار انبالہ۔ جالندھر۔ امرتسر اور پشاور ہیں اور شاہ پور میں فصل خشک ہوتی جاتی ہی اور چند اضلاع میں نرخ گراں ہوتا جاتا ہی +

دہلی۔ جو تکرار حال میں عید کے دن دہلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہوا وجہ یہ ہوئی کہ مسلمان لوگ شہر میں گائیوں کی قربانی کرنا چاہتے تھے اُسکے مقدمہ میں صاحب مجسٹریٹ نے چھہ ہندوؤں کو ایک ایک برس کی قید کا اور ایک ہندو کو چھہ مہینے کی قید کا اور دو مسلمانوں کو ایک ایک برس کی قید کا اور ایک مسلمان کو چھہ مہینے کی قید کا حکم دیا ہی۔ سرغنہ کا مقدمہ جو ایک مولوی ہی اب تک فیصل نہیں ہوا ہی اور یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ مسٹر کرک پیٹرک بیرسٹر اُنکی طرف سے جوابدہی کرینگے

کابل۔ ہمو چھاں سول و ملٹری گزٹ کے پاس کابل سے آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ امیر صاحب نے انگریزی ایجنٹ کو سفیر ایران کی تجویزوں سے مطلع کردیا ہی تاکہ کرنل افضل خاں گورنمنٹ ہندوستان کو اُن کی اطلاع دیں اور اُس عرصہ میں سفیر ایران کابل میں امیر صاحب کے جواب کا منتظر رہیگا +

شملہ۔ معلوم ہوتا ہی کہ شملہ پر موسم سرما شروع ہوگیا ہی اور وہاں نہایت سردی پڑتی ہی۔ جمعہ کی شب کو مقام مسوبرہ میں برف پڑا +

لودیانہ

ریل اور لودیانہ کا سٹیشن

سٹیشنوں پر معمولی وقتوں میں گاڑیوں کا انتظام اکثر باقاعدہ اور ٹھیک رہتا ہے اور غیر معمولیوں میں بھی حسب ضرورت پہلے سے ہی انتظام ہو جایا کرتا ہے چنانچہ میلے منڈیوں اور نمائشوں کے موقع پر جہاں لوگوں کو کثرت سے آنا جانا پڑتا ہے صاحب ٹریفک مینیجر خاص جگہوں میں آگے سے ہی سپیشل ٹرین کھولنے یا معمولی ٹرینوں میں زائد گاڑیاں لگا دینے کا حکم صادر کر دیا کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو سہولت اور کمپنی کو فائدہ ہو مگر معلوم نہیں لودیانہ میں اب کے کیوں ایسا انتظام نہیں ہوا +

۹ سے ۱۵ اکتوبر تک برابر دیکھا گیا کہ مسافروں کے غٹ کے غٹ ریلوے سٹیشن پر پڑے رہے اور بیچاروں کو گاڑیوں میں جگہ نہیں ملی۔ پورب کے جانیوالوں کو تو کچھ روک ٹوک نہ تھی مگر پچھم کے جانیوالے مونہہ تاکتے رہ جاتے تھے بعض کو ٹکٹ ملگئے تھے پر وہ بھی بے ٹکٹوں کے ساتھ بیٹھے سر دھنتے تھے البتہ اتنا فرق تھا کہ ٹکٹ والوں میں سے کوئی کوئی دوسرے دن اور بہت تیسرے دن تک سوار ہو جاتے تھے اور بے ٹکٹ بیچارے انتظار میں نہ گھر کے نہ گھاٹ کے۔ یہہ ہفتہ عید اور دسہرہ کی تعطیلوں کا تھا جس تقریب سے بہت سے سرکاری ملازم کچہریوں کے کلارک مدرسوں کے طلبا اور ماسٹر جنگی فوج کے سپاہی اور افسر صدر لودیانہ اور اُس کے مفصلات میں آئے ہوئے تھے اور بندرہ تاریخ کو اپنی اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوا چاہتے تھے لیکن ۱۳ سے ۱۴ تک سٹیشن پر غل مچاتے رہے اور سواری نہیں ملی۔ راولپنڈی جہلم اور لاہور وغیرہ کے جانیوالے انگریزی خواں کلارک پلیٹ فارم پر سٹیشن ماسٹر کے آگے اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بہت واویلا کرتے رہے پر بیچارہ سٹیشن ماسٹر کا ایک ہی جواب تھا کہ ٹیلیگرام آگیا ہے لودیانہ سے تیسرے درجہ کا مسافر کوئی سوار ہونا نہیں پائیگا اور اسپر طرہ یہہ کہ سٹیشن ماسٹر کی سخت ممانعت پر بھی ماتحت لوگ اپنے اپنے جان پہچانوں کو کسی نہ کسی حیلہ سے ٹکٹ دلا دیتے اور اسوار بھی کرا دیتے تھے اور اجنبی آدمی کی خواہ وہ کیسی ہی اشد ضرورت بیان کرتا تھا کوئی نہیں سُنتا تھا +

یہہ دقت گنگا باشیوں کے ذمہ لگائی جاتی تھی جو نہان کر کے ریل میں واپس آرہے تھے۔ لیکن ہماری دانست میں ٹریفک مینیجر کی غفلت تھی جس نے گنگا باشیوں کے لیے سپیشل ٹرین نہ کھولنے سے مسافروں کے ہرج کے ساتھ کمپنی کا نقصان بھی گوارا کیا اور اگر اسکو لودیانہ سے کثرت ہونے کی رپورٹ ہی نہیں پہونچی تو یہہ سٹیشن ماسٹر کا قصور ہے جس نے باوجود حلیم الطبع اور مہذب صورت جنٹلمین ہونیکے ایک رپورٹ نہ کرنیسے نہ صرف بہت سی غریب مخلوقات کو ناحق کی تکلیف اور نقصان میں مبتلا رکھا بلکہ اپنے آقا کمپنی کا بھی ہرج کیا۔ غرض خواہ کوئی وجہ ہو بد انتظامی ضرور ہے +

ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب ٹریفک مینیجر سندھ پنجاب اور دہلی ریلوے اور نیز صاحب سٹیشن ماسٹر لودیانہ ہماری اس تحریر کو جو محض رفاہ عام کیواسطے ہے دیکھ کر آئندہ ایسے نقصونکی اصلاح فرماوینگے اور اپنے ماتحت کارکنوں کو متنبہ کر کے ریلوے کمپنی کو نقصان سے اور مسافروں کو ناحق کی تکلیف اور ہرج سے بچائینگے +

لودیانہ اور فیروزپور کی ڈاک گاڑی ریل سے

دوم درجہ کی سواری فیروزپور کی ڈاک گاڑی ہے جس کا اہتمام ایک ٹھیکہ دار کی تحویل میں ہے۔ اس گاڑی کی اصل ذمہ داری ڈاک کا پہونچانا ہے اور ساتھ ہی ساتھ حسب گنجایش مسافروں کا انتظام بھی متعلق ہے لیکن اس انتظام میں کبھی کبھی سخت شکایتیں سُنی جاتی ہیں اور اگر وہ صحیح ہیں تو ٹھیکہ دار کے حق میں بہت بیجا ہیں +

اِس گاڑی میں عام درجہ کے پانچ مسافر فی نفر عہ روپیہ کرایہ پر بیٹھائے جاتے ہیں کرایہ دینکو لیکر رسید دیجاتی ہے اور روانگی کا وقت ۲ بجے رات کے مقرر ہے اگر کسی انگریز کو ضرورت آپڑتی ہے تو وہ بذریعہ تار پیشگی اطلاع دیکر ایک گاڑی اپنے لئے علیحدہ کروا رکھتا ہے لیکن کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی صاحب نے پیشگی اطلاع تو نہیں دی مگر روانگی کے وقت آ موجود ہوے اور کوچبان رسید یافتہ ہندوستانیوں کو روک دیا اور خود سوار ہو لیا۔ بعض دفعہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے آدمی کو جبراً نکال دیا اور آپ جگہ سنبھال لی بیچارے کالے آدمی گورے کو دیکھ کر بالکل ڈر جاتے ہیں چنانچہ ۱۱ اکتوبر کے دنکو جالندھر کے تین بھلے مانسوں نے لودیانہ میں پہونچکر فیروزپور کا معمولی کرایہ دیدیا اور رسید لیکر رات کے دو بجے گاڑی میں جا بیٹھے اُسیوقت ایک زبردست یورپین صاحب ریل سے اُترکر کوچبان کی ایما یا شرارت سے اُنکو جبراً نکال دیا اور آپ اسوار ہو گیا۔ وہ لوگ ٹھیکہ دار پر استغاثہ دائر کرنیکو تھے لیکن سخت ضرورت کے باعث باسواری ریل لاہور کے رستہ ہو کر فیروزپور چلے بگئے۔ یہہ کارسازیاں ٹھیکہ دار یا اُسکے متعلقوں کے لالچ اور بدعہدی پر مبنی ہیں کیونکہ انگریز اکیلا کم سے کم ۱۰ روپیہ دیکر سوار ہوتا ہے اور غریب ہندوستانی صرف ۲ روپیہ دیکر پانچ کس سوار ہوتے ہیں مگر چونکہ اُنسے پہلے سے شرط ہو لیتی ہے اور کرایہ وصول کر کے رسید دیجاتی ہے تو گویا ٹھیکہ دار کا عملہ ہندوستانیونکے عہد کا پابند ہو گیا۔ اگر اُنسے انگریزوں کے نہ اٹھانیکی شرط پر روپیہ لیا جاوے تو کچھ مضایقہ نہیں لیکن کرایہ لیتے وقت ایسی شرط کا کچھ ذکر نہیں ہوتا۔ اِن باتوں سے صاف پایا جاتا ہے کہ ٹھیکہ دار یا اُسکا عملہ ہندوستانیوں کی ضرورتوں کو انگریزونکے مقابل میں بہت خفیف بلکہ ہیچ سمجھتا ہے یا یہہ کہ یورپین کے سامنے ہندوستانیوں کو آدمی بھی نہیں جانتا۔ بیشک انگریز فاتح قوم میں سے ہیں لیکن انگریزی عدالت میں معاہدہ کا معاملہ خواہ وہ یورپین سے ہو اور خواہ ہندوستانیوں سے ایک ہی ترازو سے تُلتا ہے +

ہم بحیثیت اخبار نویسی کے ٹھیکہ دار کو متنبہ کرتے ہیں کہ آئندہ اپنے انتظام کے اِس نقص سے آگاہ ہو جاوے اور شرط معہودہ پر قائم رہکر یورپین اور ہندوستانیوں میں کچھ فرق نکرے ورنہ کوئی دل جلا عدالت میں اپنے دل کا پھپھولا پھوڑ کر اگلا پچھلا سب حساب لا دیگا +

کرکٹ میچ

ایک کرکٹ میچ جمعہ و سنیچر یعنی ۱۲ و ۱۳ اکتوبر کو بمقام لاہور دو الٹیریڈ گروونڈ مابین امرتسر اولڈ جمیٹیز یعنی پُرانی کھلاڑی اور لاہور کے گورنمنٹ کالج میڈیکل کالج۔ اور گورنمنٹ اور کرسچین ہائی سکول کے

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا

